96103 ـ بیوی خاوند پر زبان درازی اور سب و شتم کرتی ہے

سوال

ایك شخص كی بیوی اپنے خاوند پر سب و شتم كرتی ہے، اس نے كئی بار بیوی كو دھمكایا بھی لیكن وہ زبان درازی سے باز نہیں آتی، خاوند برداشت نہیں كر سكتا، اب اسے اپنی بیٹی سے بھی علیحدہ ہونے كا خطرہ نظر آ رہا ہے اس صورت میں خاوند كو كیا كرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر بیوی زبان دراز ہو اور خاوند پر سب و شتم اور لعن طعن كرتی ہو تو خاوند كو چاہیے كہ وہ اسے وعظ و نصیحت كرے، اور اسے اس كی سزا سے ڈرائے، اور اس بری اور غلط كلام كے نتیجہ میں ہونے والےگناہ سے آگاہ كرے.

خاص كر اس كے لیے تو خاوند كے ساتھ سب سے زیادہ حسن سلوك كی ضرورت ہے، اس كا ادب و احترام كیا جائے جیسا كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" اگر میں كسی كو كسی دوسرے كے سامنے سجدہ كرنے كا حكم دیتا تو عورتوں كو حكم دیتا كہ وہ اپنے خاوندوں كو سجدہ كریں؛ اس لیے كہ اللہ تعالی نے ان پر خاوند كا عظیم حق ركھا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2140) سنن ترمذی حدیث نمبر (1159) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس كے خاوند كو چاہیے كہ وہ جس طرح اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید میں عورتوں كے ساتھ سلوك كرنے كا كہا ہے ویسے ہی عمل كرے، اسے سب سے پہلے وعظ و نصیحت كرے، اور اگر اس سے كوئی فائدہ نہ ہو تو اسے بستر میں علیحدہ چھوڑ دے، اور اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو ہلكی پھلكی مار كی سزا دے، اور اگر پھر بھی كوئی فائدہ نہ ہو تو پھر بیوی كے میكے والوں میں سے كسی كو ڈال كر اصلاح كی كوشش كرے تا كہ خاندان كی حفاظت ہو اور اگر اولاد ہے تو ان كا بھی خیال ركھا جا سكے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر نگران ہيں اس ليے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس ليے كہ انہوں نے اپنے مالوں سے خرچ كيا ہے، نيك و صالح اور اطاعت كرنے والى خاوند كى غير موجودگى ميں حفاظت كرنے والى، كہ اللہ نے ان كى حفاظت كى ہے، اور جن عورتوں كى تمہيں بددماغى كا ڈر ہو ت وانہيں وعظ و نصيحت كرو، اور انہيں بستر ميں عليحدہ چھوڑ دو، اور انہيں ہلكى سى مار كى سزا دو، اگر وہ تمہارى اطاعت كر ليں تو پھر ان پر كوئى راہ تلاش مت كرو، يقينا اللہ تعالى بلند بالا ہے النساء (34).

بيوى كو جو نصيحت كى جائے اس ميں خاوند كى نافرمانى كرنے كى سزا اور گناہ بيان كى جائے، اور اگر اطاعت كرتى ہے اسے كتنا اجروثواب حاصل ہوگا.

اسى طرح يہ بھى واضح كيا جائے كہ طلاق ہو جانے كى صورت ميں اسے اور اس كى بچى اور خاوند كو كيا كچھ نقصان اور ضرر ہوگا، اور اگر حالات اسى طرح رہيں تو پھر ازدواجى زندگى پر كيا اثرات مرتب ہونگے.

اگر عورت نصيحت قبول كرے اور نصيحت اس پر اثرانداز ہو اور وہ مخالفت كرنے سے رك جائے تو يہى مطلوب و مقصود ہے، اور اگر پھر وہ اپنى بددماغى برقرار ركھے اور زبان درازى كرے تو پھر خاوند كے ليے اسے طلاق دينے ميں كوئى حرج نہيں.

علماء كرام نے بيان كيا ہے كہ عورت كى بداخلاقى اور سوء معاشرت كى بنا پر ضرر و نقصان پہنچنے كى صورت ميں ضرورت كے وقت اس سے غرض حاصل نہ ہو سكنے كى صورت ميں طلاق دينا مباح ہے "

ديكھيں: المغنى (10 / 324).

سائل كو كہا جائيگا كہ آپ نے جو اپنى بيٹى كے بارہ ميں خوف كا اظہار كيا ہے كہ اگر عليحدگى ہوگئى تو بيٹى دور ہو جائيگى، يہ ايك معتبر چيز ہے اس كا ضرور خيال كيا جائے، اگر آپ كو خدشہ ہے كہ آپ اس كى تربيت نہيں كر سكتے اور طلاق سے بيٹى كو نقصان اور ضرر پہنچےگا تو پھر آپ دونوں خرابيوں كے مابين موازنہ كريں.

يعنى ايك بداخلاق اور زبان دراز بيوى كے ساتھ رہنے كى خرابى اور طلاق كى صورت ميں بيٹى كى تربيت پر اثر پڑنے كى خرابى دونوں كو ديكھ كر فيصلہ كريں.

شرعى قواعد اور اصول ميں يہ شامل ہے كہ: بڑى خرابى سے دور رہنے كے ليے چھوٹى خرابى كا ارتكاب كر لينا چاہيے "

اور آپ اس سلسلہ ميں كوئى فيصلہ كرنے سے قبل استخارہ ضرور كريں، اور اس كى اصلاح كى حتى الامكان كوشش بھى كريں، اگر ايسا نہ ہو سكے تو پھر آپ اپنى بيٹى كے ليے احتياط كريں اور اس كى پرورش و تربيت كا كوئى

بندوبست کر لیں، اور اس عورت کے پاس مت چھوڑیں کہ وہ اس کی تربیت بھی بداخلاقی پر کرتی رہے.

ہم آپ کو عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ سے دعا کرنے کی وصیت کرتے ہیں، اور آپ اللہ کا تقوی ضرور اختیار کریں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے متقی لوگوں سے رزق دینے اور مشکلات سے نکالنے کا وعدہ کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل کرے تو اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا، اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر ایک چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 - 3).

اسی طرح ہم آپ کو یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ ہر قسم کے گناہوں سے توبہ و استغفار کریں، کیونکہ ہو سکتا ہے بیوی کی بدزبانی اور بداخلاقی بندے کے گناہ کی سزا ہو جن کا ارتکاب کر چکا ہے، جیسا کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے بیان کیا جاتا ہے انہوں کہا:

" میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہوں تو میں اسے اپنی بیوی اور اپنے جانور کے اخلاق میں دیکھتا ہوں "

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم